بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاستفتاء:

محترم ومکرم مفتی صاحب!

ایک شخص جو کہ شریعت مطہرہ اور آئینِ پاکستان دونوں کی رو سے غیر مسلم ہے مگر اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرتا ہے، مزید برآں ایسی مراعات اور عہدے جو مسلمانوں کے ساتھ خاص ہیں وہ حاصل کرتا ہے۔

اس شخص کا کیا حکم ہے؟ نیز شرع اسلامی میں اس کی کیا سزا ہے؟ تاری-خ اسلامی کے علمی ذخیرے میں اس کی کوئی نظیر مل سکے تو بھی نشان دہی فرمادیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

مستفتی: رضوان نفیس (لاہور) 0321.9448442،0300.4183709

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیاً و مسلّماً

ایسا شخص جو کفریہ عقائد رکھتا ہو لیکن اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو یا اپنے کفریہ عقائد کو باطل تاویلات سے اسلام باور کراتا ہو، شریعت میں اسے زندیق کہتے ہیں، زندقہ کفر کا انتہائی درجہ ہے، جیسے ہمارے ہاں قادیانی، اسماعیلی اور غالی روافض۔کما صرح بہ الشیخ محمد موسیٰ الروحانی البازی رحمہ اللہ فی رسالتہ التحقیق فی الزندیق کما سیأتی مفصّلاً ۔إن شاء اللہ تعالیٰ۔

شرعاً زندیق مرتد کی طرح واجب القتل ہے، البتہ اتنا فرق ہے کہ مرتد کی توبہ قبول کی جائے گی جبکہ زندیق کی توبہ بعض اہل علم کے نزدیک قبول کی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک قبول نہیں کی جاتی، حنفیہ کا راجح اور مفتیٰ بہ مذہب یہ ہے کہ ایسا زندیق جو دوسروں کو بھی زندقہ اور بے دینی کی طرف دعوت دیتا ہو قضاءً اس کی توبہ قبول نہ ہوگی یعنی اگر توبہ سے پہلے گرفتار ہو جائے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور توبہ قبول نہ ہوگی اور اگر گرفتار ہونے سے پہلے خود توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور سزا معاف ہو جائے گی اور اگر زندقہ والحاد کی طرف دعوت دینے والا نہ ہو تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی جیسا کہ علامہ شامی اور قاضی خان وغیرہ نے اس کی وضاحت کی ہے، تاریخ اسلامی میں اس کی بڑی مثال مسیلمہ کذاب اور اس کے متبعین ہیں۔

اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ زنادقہ پر ان کی شرعی سزا قتل جاری کرے، لیکن عام شخص کو قانون ہاتھ میں لے کر انہیں قتل کرنے کی اجازت نہیں، نیز ایسے لوگوں کو مسلمان ملک میں سرکاری مراعات اور عہدے دینا شرعاً ناجائز اور مسلمانوں کے دین و دنیا کے لیے انتہائی مضر اور نقصان دہ ہے۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں شیخ مشایخنا المحدث المفسر الفیلسوف العلام محمد موسیٰ خان الروحانی البازی نور اللہ مرقدہ کا مقالہ عظیمہ " التحقیق فی الزندیق " جس کی تلخیص حضرت نے خود مقدمۃ شرح البیضاوی (ج ۲) میں فرمائی ہے۔ مختصراً کچھ دلائل مع ترجمہ ضروری عبارات پیشِ خدمت ہیں۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ (فصلت: ۴۰)

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِناً يَوْمَ الْقِيامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ -

ترجمہ: بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں ہیں سو بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن امن وامان کے ساتھ آئے، جو جی چاہے کرلو، وہ تمہارا کیا ہوا سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

فی مسند أحمد (۱۰/۱۰۸، رقم الحدیث ۵۸۶۷)

عن ابن عمر قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: " سيكون في هذه الأمة مسخ،ألا وذاك في المكذبين بالقدر والزنديقية

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب اس امت میں مسخ ہو گا، یاد رکھو یہ تقدیر کا انکار کرنے والوں اور زنادقہ میں ہو گا۔

و فیہ أیضاً (۴/۳۳۶، رقم الحدیث ۲۵۵۲)

عن عكرمة أن عليا رضي الله عنه، أتى بقوم من هؤلاء الزنادقة ومعهم كتب، فأمر بنار فأججت، ثم أحرقهم وكتبهم، - قال عكرمة: - فبلغ ذلك ابن عباس فقال: لو كنت أنا لم أحرقهم لنهي رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولقتلتهم لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: " من بدل دينه فاقتلوه " وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " لا تعذبوا بعذاب الله عز وجل"

ترجمہ: حضرت عکرمہ سے۔منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ زنادقہ کی ایک جماعت پر تشریف لائے جبکہ ان کی کتب بھی ان کے ساتھ تھیں اور آگ جلانے کا حکم فرمایا تو آگ بھڑکائی گئی، اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اور ان کی کتب کو جلا ڈالا، حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ بات حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمانے کی وجہ سے انہیں

آگ میں نہ جلاتا لیکن ان کو قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دلو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے عذاب سے عذاب نہ دو۔

نوٹ: شیخ المحدثین مولانا محمد ادریس کاندہلوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے بحوالہ فتح الباری رقم طراز ہیں: ممکن ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ مذہب ہو کہ امام کو اختیار ہے کہ کسی مرتد کو تغلیظ اور تشدید کے لیے آگ میں جلادے.............(نیز) قتل کرکے آگ میں ڈالنا بالاتفاق جائز ہے کلام احراق حي میں ہے، بظاہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کے بعد جلایا، مسئلہ تعذیبِ حیوان بالنار کے لیے شرح سیر کبیر ج ۲، ص ۲۷۴ کی طرف

مراجعت کی جائے۔(احسن البیان فی تحقیق مسئلۃ الکفر والایمان مع مجموعہ رسائل رد قادیانیت، ص ۴۴۵، ۴۴۶)

وفی المعجم الصغیر للطبرانی (۱۸۶/۲، رقم الحدیث ۵۹۴۴، مکتبۃ ابن تیمیۃ، قاھرہ)

عن سهل بن سعد الساعدى، عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ما كانت زندقة، إلا كان بين يديه التكذيب بالقدر۔

وفی رد المحتار (کتاب الجهاد، فصل فی الجزیۃ، مطلب الزندیق إذا أخذ قبل التوبۃ یقتل ولاتؤخذ منه الجزیۃ، ۱۹۹/۴، دار الفکر، بیروت)

)تنبيه)قال فى الفتح قالوا لو جاء زنديق قبل أن يؤخذ فأخبر بأنه زنديق وتاب تقبل توبته، فإن أخذ ثم تاب لا تقبل توبته ويقتل لأنهم باطنية يعتقدون فى الباطن خلاف ذلك فيقتل ولا تؤخذ منه الجزية. اهـ. وسيأتى فى باب المرتد أن هذا التفصيل هو المفتى به۔

ترجمہ: حافظ ابن ہمام نے فتح القدیر میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی زندیق گرفتار ہونے سے پہلے آکر یہ بتادے کہ وہ زندیق تھا اور اس نے توبہ کرلی ہے تو اس کی توبہ قبول ہو گی لیکن اگر گرفتار ہو گیا اور پھر توبہ کی تو توبہ قبول نہ ہو گی

اور اسے قتل کر دیا جائے گا، اس لیے کہ یہ باطنیہ ہیں، باطن میں ظاہر کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں لہذا اسے قتل کر دیا جائے گا اور جزیہ نہیں لیا جائے گا۔

و فیہ أیضا (کتاب الجهاد، باب المرتد، ۴/۲۴۱)

مطلب فی الفرق بین الزندیق والمنافق والدہری والملحد (قولہ وکذا الکافر بسبب الزندیق) قال العلامۃ ابن کمال باشا فی رسالتہ: الزندیق فی لسان العرب یطلق علی من ینفی الباری تعالی، وعلی من یثبت الشریک، وعلی من ینکر حکمتہ. والفرق بینہ وبین المرتد العموم الوجہی لأنہ قد لا یکون مرتدا، کما لو کان زندیقا أصلیا غیر منتقل عن دین الإسلام، والمرتد قد لا یکون زندیقا کما لو تنصر أو تہود، وقد یکون مسلما فیتزندق. وأما فی اصطلاح الشرع، فالفرق أظہر لاعتبارہم فیہ إبطان الکفر والاعتراف بنبوۃ نبینا - صلی اللہ علیہ وسلم - علی ما فی شرح المقاصد، ...... ثم بین حکم الزندیق فقال : اعلم أنہ لا یخلو، إما أن یکون معروفا داعیا إلی الضلال أو لا. والثانی ما ذکرہ صاحب الہدایۃ فی التجنیس من أنہ علی ثلاثۃ أوجہ: إما أن یکون زندیقا من الأصل علی الشرک، أو یکون مسلما فیتزندق، أو یکون ذمیا فیتزندق، فالأول یترک علی شرکہ إن کان من العجم، أی بخلاف مشرک العرب فإنہ لا یترک. والثانی یقتل إن لم یسلم لأنہ مرتد. وفی الثالث یترک علی حالہ لأن الکفر ملۃ واحدۃ اہـ والأول أی المعروف الداعی لا یخلو من أن یئوب بالاختیار ویرجع عما فیہ قبل أن یؤخذ أولا، والثانی یقتل دون الأول۔

و فی فتح القدیر (کتاب الجهاد، باب الجزیۃ، ۶/۵۰، دار الفکر، بیروت)

وأما الزنادقۃ قالوا: لو جاء زندیق قبل أن یؤخذ فأخبر أنہ زندیق وتاب تقبل توبتہ، فإن أخذ ثم تاب لا تقبل توبتہ ویقتل؛ لأنہم باطنیۃ یعتقدون فی الباطن خلاف ذلک فیقتل ولا تؤخذ منہ الجزیۃ.

و فی الدر المختار مع رد المحتار (کتاب الجهاد، باب المرتد، ۴/۲۴۲)

(و) کذا الکافر بسبب (الزندقۃ) -لا توبۃ لہ، وجعلہ فی الفتح ظاہر المذہب، لکن فی حظر الخانیۃ الفتوی علی أنہ (إذا أخذ) الساحر أو الزندیق المعروف الداعی (قبل توبتہ) ثم تاب لم تقبل توبتہ ویقتل، ولو أخذ بعدہا قبلت.

ترجمہ: اور یہی حکم زندقہ کے سبب کافر ہو جانے والے کا کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہو گی، فتح القدیر میں اسی کو ظاہرِ مذہب قرار دیا ہے لیکن خانیہ کے باب الحظر میں ہے کہ فتوی اس پر ہے کہ جادوگر یا زندیق جو معروف اور داعی ہو

اگر توبہ سے پہلے گرفتار کرلیا جائے اور پھر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور اسے قتل کر دیا جائے گا اور اگر توبہ کے بعد گرفتار ہوا تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔

وقال العلامة الشامي تحت عبارة الدر هذه:

(قوله المعروف) أی بالزندقة الداعی أی الذی یدعو الناس إلی زندقته. اهـ ح. فإن قلت: کیف یکون معروفا داعیا إلی الضلال، وقد اعتبر فی مفهومه الشرعی أن یبطن الکفر. قلت: لا بعد فیه، فإن الزندیق یموه کفره ویروج عقیدته الفاسدة ویخرجها فی الصورة الصحیحة، وہذا معنی إبطان الکفر، فلا ینافی إظهاره الدعوی إلی الضلال وکونه معروفا بالإضلال اهـ .

صاحب درِ مختار کے قول معروف کا مطلب یہ ہے کہ زندقہ سے معروف ہو اور داعی ہو یعنی اس زندقہ اور بے دینی کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہو، اگر آپ یہ فرمائیں کہ وہ معروف کیسے ہوگا کہ وہ ضلالت و گمراہی کی طرف داعی ہے حالانکہ زندیق کے شرعی مفہوم اس بات کہ اعتبار فرمایا ہے کہ زندیق اپنے کفر کو چھپاتا ہے (تو پھر معروف کیسے ہوگا؟) تو جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی بعید بات نہیں ہے کیونکہ زندیق اپنے کفر پر اسلام کا لیبل لگاتا ہے اور اپنے غلط عقیدہ کی ترویج کرتا اور اسے صحیح صورت میں پیش کرتا ہے، کفر چھپانے کا یہی مطلب ہے لہذا اس کا اسلام کا اظہار داعی الی الضلال ہونے اور ضال و مضل سے معروف ہونے کے منافی نہیں ہے۔

وفی مجمع الأنهر شرح ملتقی الأبحر (کتاب الجهاد، فصل فی بیان أحکام الجزیة، ۱/۶۷۱، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

فلا توضع أیضا علی زندیق لأنه یعتقد فی الباطن خلاف الظاهر بل إن جاء قبل أن یؤخذ وأقر أنه زندیق وتاب تقبل توبته وإن بعد الأخذ یقتل ولا تقبل توبته ولذا قال الإمام اقتلوا الزندیق وإن قال تبت وأمواله وذریته فیء لأہل الإسلام۔

ترجمہ: زندیق پر بھی جزیہ مقرر نہیں کیا جائے کیونکہ وہ دل میں ظاہر کے خلاف اعتقاد رکھتا ہے بلکہ اگر وہ پکڑے جانے سے پہلے آجائے اور اقرار کرلے کہ وہ زندیق تھا اور اس نے توبہ کرلی تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور اگر گرفتار

ہونے کے بعد کی تو قتل کر دیا جائے گا اور توبہ قبول نہ ہو گی، اسی وجہ سے امام صاحب رحمہ اللہ نے یہ فرمایا کہ زندیق کو قتل کر دو اگرچہ وہ کہہ دے کہ میں نے توبہ کرلی ہے اور اس کا مال اور اولاد مسلمانوں کے لیے مال فئے ہے۔

فی البحر الرائق (کتاب السیر، ۵/۱۳۶)

لا تقبل توبۃ الزندیق فی ظاہر المذہب وہو من لا یتدین بدین وأما من یبطن الکفر والعیاذ باللہ تعالی ویظہر الإسلام فہو المنافق ویجب أن یکون حکمہ فی عدم قبولنا توبتہ کالزندیق لأن ذلک فی الزندیق لعدم الاطمئنان إلی ما یظہر من التوبۃ إذا کان قد یخفی کفرہ الذی ہو عدم اعتقادہ دینا والمنافق مثلہ فی الإخفاء وعلی ہذا فطریق العلم بحالہ إما بأن یعثر بعض الناس علیہ أو یسرہ إلی من أمن إلیہ والحق أن الذی یقتل ولا تقبل توبتہ ہو المنافق فالزندیق إن کان حکمہ ذلک فیجب أن یکون مبطنا کفرہ الذی ہو عدم التدین بدین ویظہر تدینہ بالإسلام أو غیرہ إلی أن ظفرنا بہ وہو عربی وإلا لو فرضناہ مظہرا لذلک حتی تاب یجب أن لا یقتل وتقبل توبتہ کسائر الکفار المظہرین لکفرہم إذا أظہروا التوبۃ وکذا من علم أنہ ینکر فی الباطن بعض الضروریات کحرمۃ الخمر ویظہر اعتقاد حرمتہ کذا فی فتح القدیر وفی الخانیۃ قالوا إن جاء الزندیق قبل أن یؤخذ فأقر أنہ زندیق فتاب عن ذلک تقبل توبتہ إن أخذ ثم تاب لم تقبل توبتہ ویقتل اہـ.

وفی فتاوی قاضی خان (کتاب الحظر والإباحۃ، ۳/۲۴۶)

و قال الفقیہ أبو اللیث رحمہ اللہ تعالی إذا تاب الساحر قبل أن یؤخذ تقبل توبتہ و لا یقتل و إن أخذ ثم تاب لم تقبل توبتہ و یقتل و کذا الزندیق المعروف الداعی و الفتوی علی ہذا القول ۔

ترجمہ: فقیہ ابو اللیث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب ساحر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ قبول ہو گی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور اگر پکڑا گیا اور پھر توبہ کی تو توبہ قبول نہ ہو گی اور اسے قتل کر دیا جائے گا، اور ایسے ایسی معروف داعی زندیق اور فتویٰ اسی قول پر ہے۔

و فیہ أیضا (۳/۳۷۰، ۳۷۱)

قالوا إن جاء الزندیق قبل أن یؤخذ فأقرّ أنہ زندیق فتاب عن ذلک قبلت توبتہ وإن أخذ ثم تاب لا تقبل توبتہ ویقتل لأنہم باطنیۃ یظہرون الإسلام ویعتقدون فی الباطن خلاف ذلک فیقتلون ولا تقبل توبتہم ولا تؤخذ منہم الجزیۃ۔

ترجمہ: فقہاء نے فرمایا کہ اگر کوئی زندیق گرفتار ہونے سے پہلے آکر یہ اقرار کرلے کہ وہ زندیق تھا اور اس نے زندقہ سے توبہ کرلی ہے تو اس کی توبہ قبول ہوگی لیکن اگر گرفتار ہوگیا اور پھر توبہ کی تو توبہ قبول نہ ہوگیا اور اسے قتل کردیا جائے گا، اس لیے کہ یہ باطنیہ ہیں جو اسلام کا اظہار کرتے ہیں اور باطن میں ظاہر کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں لہذا انہیں قتل کردیا جائے گا اور ان سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔

وفی أحکام القرآن للجصاص (۱/۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت)

قال أبو حنیفة: "اقتلوا الزندیق سرا فإن توبته لا تعرف". ولم یحک أبو یوسف خلافه ویصح بناء مسألة الساحر علیه؛ لأن الساحر یکفر سرا فهو بمنزلة الزندیق فالواجب أن لا تقبل توبته.

وقولهم فی ترک قبول توبة الزندیق، یوجب أن لا یستتاب الإسماعیلیة وسائر الملحدین الذین قد علم منهم اعتقاد الکفر کسائر الزنادقة وأن یقتلوا مع إظهارهم التوبة.

وفی الهندیة (کتاب الکراهیة، الباب الثلاثون، ۵/۳۸۱، دار الفکر، بیروت)

الخناق والساحر یقتلان لأنهما یسعیان فی الأرض بالفساد وإن تابا لم یقبل ذلک منهما وإن أخذا ثم تابا لم یقبل منهما ویقتلان وکذا الزندیق المعروف الداعی وبه یفتی کذا فی خزانة المفتین.

ترجمہ: خناق (گلا دبا کر مارنے والا) اور ساحر (جادوگر) کو قتل کردیا جائے گا کیونکہ یہ دونوں زمین فساد پھیلانے کی کوشش میں رہتے ہیں اور اگر توبہ کرلیں تو ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور اگر گرفتار ہوگئے پھر توبہ کی تو ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور انہیں قتل کردیا جائے گا، زندیق معروف اور داعی کا بھی یہی حکم ہے، خزانۃ المفتین میں یوں ہی ہے۔

وقال الإمام محمد عبد الحی لکنوی فی القول الجازم فی سقوط الحد بنکاح المحارم (۱۰۵)

إن الساحر أو الزندیق الداعی إذا أخذ قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ویقتل، ولو أخذ بعدها قبلت۔

ترجمہ: جادوگر یا زندیق داعی اگر توبہ سے پہلے گرفتار کرلیا جائے اور پھر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی اور اسے قتل کردیا جائے گا اور اگر توبہ کے بعد گرفتار ہوا تو اس کی توبہ قبول ہوگی۔

وفی الموسوعة الفقهية الكويتية (الحكم بكفر من تزندق، ۲۴/۴۹، وزارة الأوقاف والشئون الإسلامية-الكويت)

يتفق الفقهاء على أن الزندقة كفر، فمن كان مسلما ثم تزندق، بأن صار يبطن الكفر ويظهر الإسلام، أو صار لا يتدين بدين، فإنه يعتبر كافرا، إلا أن الفقهاء اختلفوا فى استتابته وفى قبول توبته وبيان ذلک فيما يلى:يفرق الحنفية والمالكية بين من تاب قبل الاطلاع عليه والعلم بزندقته، وبين من أخذ قبل أن يتوب، فمن كان زنديقا ثم تاب إلى الله ورجع عن زندقته، وتقدم معلنا توبته قبل أن يعرف ذلک عنه قبلت توبته ولا يقتل، وهذا هو مذهب المالكية وفى رواية عند الحنفية، فقد ذكر صاحب الدر المختار نقلا عن الخانية أن الفتوى على أن الزنديق إن أخذ بعد أن تاب قبلت توبته وبهذا قال أبو حنيفة

والقول الثانى عند الحنفية أنه يقتل ولا تقبل توبته.وإن اطلع عليه قبل أن يتوب ورفع إلى الحاكم فلا تقبل توبته ويقتل، وطريق العلم بحاله إما باعترافه أو بشهادة بعض الناس عليه، أو يسر هو بحاله إلى من أمن إليه.

ترجمہ: فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ زندقہ کفر ہے، پس جو مسلمان تھا اور پھر زندیق ہو گیا، اس طرح کہ کفر چھپانے لگا اور اسلام کا اظہار کرنے لگا یا بے دین ہو گیا تو اسے کافر سمجھا جائے گا، ہاں فقہاء کا اس سے توبہ کے مطالبہ کرنے اور توبہ قبول کرنے میں اختلاف ہے، اس کی وضاحت یہ ہے کہ حنفیہ اور مالکیہ ایسے زندیق میں کہ جس کی خبر ہونے سے پہلے اور اس کے زندقہ معلوم ہونے سے پہلے توبہ کرلے اور اس زندیق میں کہ جو توبہ سے پہلے گرفتار ہو جائے فرق کرتے ہیں، چنانچہ جو زندیق تھا پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرلی اور زندقہ سے واپس لوٹ آیا اور اس کا زندقہ معروف ہونے سے پہلے توبہ کا اعلان کردیا تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور اسے قتل نہیں کیا جائے گا، مالکیہ کا یہی مذہب ہے اور ایک روایت میں حنفیہ کا بھی، صاحبِ درمختار نے خانیہ سے نقل کرتے ہوئے ذکر فرمایا ہے کہ فتویٰ اس پر ہے کہ اگر توبہ کے بعد پکڑا جائے تو اس کی توبہ قبول کی جائے گی، حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے، حنفیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ اسے قتل کردیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی،

اور اگر توبہ سے پہلے اس کی خبر ہو گئی اور معاملہ حاکم کے پاس چلا گیا تو اس کی توبہ قبول نہ ہو گی اور اسے قتل کر دیا جائے، اور اس کا حال معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو خود اقرار کر لے یا کچھ لوگ اس کے خلاف گواہی دے دیں یا یہ کہ وہ اپنا حال راز کے طور پر ایسے شخص سے بیان کر دے جس پر اسے اطمینان ہو۔

وفى إكفار الملحدين للإمام أنور شاه الكشميرى (١٣، المجلس العلمى، كراتشى، باكستان)

قال: التفتازانى فى "مقاصد الطالبين فى أصول الدين": الكافر إن أظهر الإيمان خص باسم "المنافق"، ......وإن أبطن عقائد هى كفر بالإتفاق "فبالزنديق". وقال فى شرحه: قد ظهر أن: "الكافر" اسم لمن لا إيمان له: فإن أظهر الإيمان خص باسم المنافق، وإن طرأ كفره بعد الإسلام خص باسم المرتد، لرجوعه عن الإسلام......وإن كان مع اعترافه بنبوة النبى - صلى الله عليه وسلم - وإظهاره شعائر الإسلام يبطن عقائد هى كفر بالإتفاق، خص باسم الزنيدق، وهو فى الأصل منسوب إلى: الزند، اسم كتاب أظهر مزدك أيام قباد: وزعم أنه تأويل كتاب المجوس الذى جاء به زرادشت. الذى يزعمون أنه نبيهم. قوله: "المعروف" اهـ. فإن الزنديق يموه يكفره، ويروج عقيدته الفاسدة، ويخرجها فى الصورة الصحيحة، وهذا معنى إبطان الكفر، فلا ينافى إظهاره الدعوى إلى الضلال، وكونه معروفاً بالإضلال اهـ. ابن كمال.

وفيه أيضا (٤٤، ٤٥)

وإن اعترف به ظاهراً لكنه يفسر بعض ما ثبت من الدين ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون وأجمعت عليه الأمة فهو الزنديق.........ثم التأويل تأويلان: تأويل لا يخالف قاطعاً من الكتاب والسنة واتفاق الأمة، وتأويل يصادم ما ثبت بالقاطع، فذلك الزندقة.

اور اگر ظاہراً تو اسلام کا اقرار کرتا ہو لیکن بعض ضروریاتِ دین کی تشریح حضرات صحابہ کرام، تابعین عظام اور اجماعِ امت کے خلاف کرتا ہو تو ایسا شخص زندیق ہے۔...... نیز تاویل دو طرح کی ہے ایک وہ تاویل جو کتاب و سنت اور اجماعِ امت سے ثابت کسی قطعی بات کے مخالف نہ ہو اور دوسری ایسی تاویل جو دلیل قطعی سے ثابت کسی حکم سے ٹکرا رہی ہو یہ (دوسری تاویل) زندقہ ہے۔

قال الشيخ الإمام محمد ادريس كاندهلوی رحمہ اللہ تعالی (المقالة المفيدة أحسن البيان فی تحقيق مسئلة الكفر و الإيمان، مع مجموعة الرسائل فی رد القاديانية، ۴۲۶، ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باكستان)

”جو شخص ظاہر اور باطن میں دین اسلام کا منکر ہو وہ کافر ہے اور جو ظاہر میں مقر اور باطن میں منکر ہو وہ منافق ہے اور جو شخص دینِ اسلام کا تو دل سے مقر ہو مگر ضروریاتِ دین میں ایسی تاویلیں کرتا ہو جس سے شریعت کی حقیقت اور غرض وغایت ہی بدل جائے تو ایسا شخص اصطلاح شریعت میں ملحد اور زندیق کہلاتا ہے اور جس طرح منافق کا حکم کافر سے اشد ہے اسی طرح ملحد اور زندیق کا حکم منافق سے اشد ہے اور الحاد اور زندقہ درحقیقت نفاق کی اعلیٰ ترین قسم ہے، جس طرح منافق ملمع کاری سے کام لیتا ہے، اسی طرح ملحد اور زندیق اپنے عقائد کفریہ پر تاویلِ فاسد کے ذریعہ اسلامی صورت کا ملمع کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تا کہ لوگ اسلام کے دھوکہ میں اس کے باطنی کفر کو قبول کر لیں“

و الفقه الإسلامی و أدلته للزحيلی (القسم الخامس: الفقه العام، الباب الأول الحدود الشرعية، توبة الزنديق، ۷/۵۵۶۱، دار الفكر، دمشق)

واختلف العلماء فی توبة الزنديق، فقال العترة من الزيدية، وأبو حنيفة ومحمد والشافعی: تقبل توبة الزنادقة ولا يقتلون؛ لعموم قوله تعالى: (قل للذين كفروا: إن ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف) (الأنفال:۸) وقال مالک وأبو يوسف والجصاص: لا تقبل توبتهم، فإذا عثر على الزنديق قتل ولا يستتاب، ولا يقبل منه ادعاء التوبة إذ يعرف منه عادة التظاهر بالتوبة تقية، بخلاف ما يبطنه، واستثنى الإمام مالک من جاء تائباً قبل ظهور زندقته فتقبل توبته ۔والمفتى به فی مذهب الحنفية أن الزنديق إذا أخذ قبل توبته ثم تاب لم تقبل توبته ويقتل، ولو أخذ بعدها قبلت۔

وفی شرح النقاية (۵/۱۲۲)

ولا توضع أيضا على زنديق، بل إن جاء قبل أن يؤخذ وأقر أنه زنديق وتاب تقبل توبته، وإن أخذ ثم تاب يقتل ولا تقبل (توبته ولا) منه الجزية، لأنه يعتقد فی الباطن خلاف الظاهر.

قرآن کریم نے کفر کی اس خطرناک اور بدترین صورت کو الحاد قرار دیا ہے اور حدیثِ پاک میں اسے زندقہ کہا گیا ہے اور فقہاء کرام اسے کبھی باطنیت کہتے ہیں اور کبھی زندقہ کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔(جواہر الفقہ،۲۹/ا، مکتبہ دارالعلوم، کراچی، طبع قدیم) ۔فقط۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وعلمہ اَتم واحکم

عبدالصمد ساجد عفاعنہ الاحد الماجد

معین دار الافتاء جامعہ حقانیہ، ساہیوال، سرگودھا

حسبِ ہدایت وارشاد حضرت الاستاذ فقیہِ وقت

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی دامت برکاتہم العالیہ

۱۸ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ ۲۰۱۸/۱/۴ء

احقر نے یہ جواب بغور پڑھا، بحمد اللہ اپنے موضوع پر کافی شافی ہے۔ جزی اللہ المجیب خیر الجزاء۔ سوال میں جن لوگوں کے بارہ میں سوال کیا گیا ہے شرعی اعتبار سے جب وہ زندیق ہیں اور زندیق کی سزا اسلامی حکومت میں قتل ہے، جس کی ذمہ داری حکومتِ اسلامیہ پر ہے تو پھر انہیں مراعات اور عہدے دینا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ شرعاً اس کی گنجائش نہیں ہے سوائے اس صورت کے جس میں ان کی توبہ قبول ہوتی ہے۔فقط۔ احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ

دار الافتاء جامعہ حقانیہ، ساہیوال، سرگودھا۔

۱۸/۴/۱۴۳۹ھ